احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 17- اپریل 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

سوموار 17 اپریل 2000ء - 11 محرم 1421 ہجری - 17 شہادت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 84

میرے پھول

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

حسن اور حسین دنیا میں میرے خوشبو دار پھول ہیں-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن و الحسین)

یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو اس کے محبوب سے محبت ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نے عظیم ترین قربانیاں پیش کیں

صحابہ کرام کو حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ سے غیر معمولی عشق تھا

اہل بیت رسول کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات

"یہ مہینہ محرم الحرام ہے جس کی بہت سی فضیلتوں کا احادیث میں اور اسلامی لٹریچر میں ذکر ملتا ہے لیکن اس موقعہ پر آج کے خطبہ میں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت' آپ ؐ کی آل سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں- حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ رشتہ ہے جس رشتے سے ہمارا خدا سے رشتہ بنتا ہے- پس آپ ؐ کی اولاد سے اس تعلق کا قائم نہ رہنا یا اولاد سے کسی قسم کا بغض ان دونوں رشتوں کو کاٹ دیتا ہے-

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد وہ اولاد نہیں تھی جس نے اپنا روحانی تعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم نہ رکھا بلکہ وہ اولاد تھی جس نے اس تعلق کے تقاضوں میں اپنی جانیں دے دیں اور عظیم ترین قربانیاں پیش کیں پس اس پہلو سے وہ جس کے دل میں اہل بیت کا بغض ہے- حقیقت میں اس کے دل میں محمد رسول اللہؐ کا بغض ہے اور اسلام کا بغض ہے- اور اس کی کوئی نیکی حقیقی نیکی نہیں کہلا سکتی- یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو- اس کے محبوب سے محبت ہو- جس سے محبت ہو اس سے جو محبت کرتے ہیں ان سے بھی تعلق قائم ہو- اور یہ دونوں باتیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری اور مقدس بیٹی حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو نصیب تھیں- ان سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے اور پھر یہ خونی تعلق بھی تھا- اس لئے کسی مسلمان کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے دوری تو درکنار اس کے وہم میں بھی یہ بات داخل ہو کہ میرا ان سے کسی قسم کا تعلق ٹوٹ سکتا ہے-(-)

تمام صحابہؓ جب حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو دیکھتے تھے تو ان کی نظریں عشق اور فدائیت سے ان پر پڑتی تھیں ان کے ذکر دیکھو کیسے کیسے پیارے حدیثوں میں محفوظ کئے گئے ہیں کس طرح صحابہؓ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر سوار دیکھتے تھے نماز میں' جب سجدوں میں جاتے تھے تو کس طرح پیار سے ان کو اتار دیا کرتے تھے کس طرح ساتھ کھیلتے اور حرکت کرتے اور لاڈ پیار کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور یوں لگتا تھا کہ تمام صحابہؓ کی آنکھوں میں دل پگھل پگھل کر آرہے ہیں وہ طرز بیان بتاتی ہیں کہ غیر معمولی عشق تھا-

(خطبہ جمعہ 17- جون 1994ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

○ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6- اپریل 2000ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل جنازے پڑھائے-

نماز جنازہ حاضر

1- مکرم محمد شریف صاحب آف ربوہ ناربری (لندن) (مخلص' دعاگو اور موصی تھے- بشیر احمد اختر صاحب سیکرٹری (دعوت الی اللہ) ٹوٹنگ کے چچا تھے)

2- مکرم محمد طاہر ملک صاحب ابن مکرم ایم حسین ملک صاحب آف ہیرو (یوکے)' (زندگی کا اکثر حصہ کینیا میں گزارا- وہاں بیرسٹر تھے- بعمر 73 سال وفات پائی-)

جنازہ غائب

1- مکرمہ امتہ الرحیم عطیہ صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی مرحوم مربی سلسلہ- امریکہ-

2- مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر چوہدری چراغ محمد صاحب آف کھارا- مرحومہ موصیہ تھیں-

3- مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب مرحوم آف شیخوپورہ مرحومہ موصیہ تھیں اور محترم چوہدری ناصر محمد سیال صاحب کی بہن تھیں-

4- مکرم شیخ وحید احمد صاحب شاکر ابن شیخ حمید احمد صاحب

5- مکرمہ طاہرہ طیبہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ وحید احمد صاحب

6- مکرمہ نادیہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ وحید احمد صاحب

7- عزیزہ خولہ طیبہ بنت مکرم شیخ وحید احمد صاحب (بعمر 19 سال)

8- عزیزم عطاء الواحد ابن مکرم شیخ وحید احمد صاحب (بعمر 13 سال)

9- عزیزم عطاء المجیب ابن مکرم شیخ وحید احمد صاحب (بعمر 11 سال)

یہ ساری فیملی 29- دسمبر 1999ء کو موٹروے پر کلر کہار کے نزدیک بس کے حادثہ میں جان بحق ہو گئی-

ریکارڈشدہ: یکم جنوری 1997ء
مرتبہ: حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 96

ساجھ

فرمایا:۔
ایک ہی قسم کے لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں پرندے بھی دیکھو اپنے جیسے پرندوں میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ کوے کووں میں، بگلے بگلوں میں، گھوڑے گھوڑوں میں سب اپنی اپنی جنس کے ساتھ رہتے ہیں۔ ویسے اکیلے اکیلے ان سے لڑیں گے مگر یہ پتہ ہے کہ ہم نے اکٹھے رہنا ہے اس میں ہماری زندگی ہے یہ ساجھ ہے۔ دوستانہ تو وقتی تعلق ہوتا ہے ساجھ میں لمبا عرصہ پایا جاتا ہے گویا مستقبل ساتھ ہو گیا ہے۔

جانور بھی ایک دوسرے سے ساجھ رکھتے ہیں فارسی میں کہتے ہیں۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

ہم جنس ہم جنس کے ساتھ ہی ہوا کرتا ہے اسی لئے میں نے کہا اچھے لوگ اچھے لوگوں کے ساتھ ہی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ برے لوگ برے لوگوں کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ساتھ اسی طرح بنتا ہے۔

نئے سال کی مبارکباد

حضور انور نے نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:۔
آپ سب کو نیا سال مبارک ہو یہ ہماری نئے سال کی پہلی اردو کلاس ہے ہم نے اسی لئے اس کلاس کے لئے کچھ مٹھائی اور کچھ سموسے رکھے تھے کہ پہلا دن خالی نہ جائے۔ پہلا دن ضرور بھی خالی نہیں جانا چاہئے۔

اچھی آواز

حضور انور نے محترم لئیق احمد صاحب طاہر کے بیٹے عزیزم ظہیر احمد کی آواز کی بہت تعریف فرمائی لئیق صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔
اس نے آپ سے ورثے میں آواز پائی ہے ماشاء اللہ۔ ورنہ مولوی نورالحق صاحب کے خاندان میں کوئی کمی نہیں سوائے آواز کے آپ نے آکر ان کو آواز دی ہے اور بہت پیاری آواز دی ہے ماشاءاللہ۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

مٹ جاؤں میں تو اس کی پرواہ نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

سینہ میں جوش غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پر ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو

شیطاں کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو

محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو

اشعار کی تشریح

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو

کوئی کسی پر احسان کرے اسے کچھ دے۔ جتنا کوئی کام کرتا ہے اس سے زیادہ دے جتنا کسی کا حق ہے اس سے بھی زیادہ دے دے۔ اس کو فضل کہتے ہیں۔ فضل کہتے ہیں زائد چیز کو۔ جیسے کہتے ہیں فضول باتیں نہ کرو۔ مطلب ہے زائد باتیں نہ کرو۔ جتنی کام کی بات ہے وہ کرو اس سے زیادہ نہ کرو۔ فضل زائد چیز کو کہتے ہیں اللہ کا فضل جو خدا احسان کرتا ہے جو ہماری ضرورت ہے اس سے بھی زیادہ دے دیتا ہے۔

ابتلاء کا مطلب ہے امتحان۔ مشکل میں ڈال دینا یا کوئی چیز گم گئی نقصان ہو گیا۔ اس کو ابتلاء کہتے ہیں۔

اے میرے رب خواہ تیرا فضل ہو یا کوئی مشکل ہی پڑ جائے تو ہمارا امتحان لے ہمارا نقصان ہو ہمیں مصیبت پڑے دشمن مارے گالیاں دے یہ ابتلاء ہے۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

رضا۔ جو انسان چاہتا ہے۔ رضا کا مطلب ہے پسند۔

مصلح موعود فرماتے ہیں۔ اے میرے رب خواہ تو ہمیں کچھ کھلائے 'پلائے خوش رکھے فضل کرے یا دین کی خاطر مشکل میں ڈال دے۔ ہم اسی میں راضی ہیں جس میں تیری رضا ہو۔ جس میں تو خوش ہم بھی خوش۔

نغمہ

آج کلاس کا آغاز شاہدہ بیٹی کے لا الہ الا اللہ کے نغمہ سے ہو گا۔ سارے سال کے لئے یہ بہت اچھا نغمہ ہے۔

عزیزہ شاہدہ بنت محمد اسماعیل آڈو صاحب نے حضرت مصلح موعود کا کلام

ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ

غائنین انداز میں مکس کر کے نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا حضور انور اور بچے ساتھ ساتھ لا الہ الا اللہ دھرا رہے تھے۔ توحید کی ان آوازوں کی نغمگی سے وہ وجد کی کیفیت تھی کہ بیان سے باہر ہے۔

ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ
ہے درد دل کی دوا لا الہ الا اللہ

کسی کی چشم فسوں ساز نے کیا جادو
تو دل سے نکلی صدا لا الہ الا اللہ

اس شعر پر حضور انور کے منہ سے بے ساختہ نکلا واہ واہ

قریب تھا کہ میں گر جاؤں بار عصیاں سے
بنا ہے ٹیک عصا لا الہ الا اللہ

جماعت کے رضاکار

ایک بچے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔
جب کسی عمارت کا نقشہ بنتا ہے نا۔ آجکل تو بہت بڑی بڑی عمارتیں بن رہی ہیں۔ ان کا ہر Curve ہر جو بنیاد سے اوپر تک ایک ایک چیز پر Calculate کرنا پڑتا ہے کہ اس پر کتنا وزن آئے گا اور اس وزن کے لحاظ سے اس میں کتنا لوہا ڈالا جائے گا۔ کتنا سیمنٹ ڈالا جائے گا۔ کتنا موٹا ہونا چاہئے۔ اور کتنی دیر تک اس کو رکھا جائے تو پھر وہ پکے گا یہ ساری Calculation ہے ایک بڑی عمارت کی۔ ہم سمجھتے ہیں یونہی بن گئی۔ جب تک اس کے ابا پاس نہ کریں کوئی کونسل پاس نہیں کرے گی۔ وہ کہیں گے اس کے ابا کی تصدیق لاؤ کہ ٹھیک ہے اگر کچھ گرا تو ان کو پکڑیں گے کہ کیا Calculate کیا تھا آپ نے۔ مگر صرف یہی نہیں۔ اور بھی ابے ہیں لوگوں کے مگر ان کا کام بہت اچھا ہے۔ ہمارا ربوہ میں جو کام ہوا کرتا تھا میں ان کے سپرد کرتا تھا۔ (بیت الذکر) میں اضافہ ہونا تھا اور بہت سے کام تھے تو اس کے ابا بہت اچھی Calculation کر کے دیا کرتے تھے۔ اور جو ہمارا آرکیٹکچو کا انتظام تھا یعنی خوبصورت نقشہ بنانا کہ کوئی چیز کیسی لگے گی۔ وہ بھی بڑی محنت کا کام ہے اور بڑا باریک کام ہے۔

وہ اس زمانے میں زیادہ ملک شفیق صاحب اور ملک رفیق صاحب یہ دو بھائی تھے یہ ہمیشہ جماعت کی خدمت بڑے شوق سے کرتے تھے۔ میرا گھر بھی ملک رفیق نے ڈیزائن کیا تھا۔ اور ساری جماعت کے کام اس طرح مفت ہوتے تھے۔ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ جماعت کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آ گیا۔ اب جماعت کا پیسہ جماعت کے لوگ ہیں۔ اب دیکھو یہ لڑکے کہاں کہاں سے آ جاتے ہیں (کیمرہ مین لڑکوں کی طرف اشارہ فرمایا)

سارا ایم ٹی اے کا کام چوبیس گھنٹے کا مفت کام کرنے والوں نے سنبھالا ہوا ہے۔ اگر اس پر ہم خرچ کرتے تو بہت زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ اور پھر مزہ یہ ہے کہ منتیں کر کے جگہ لیتے ہیں۔ پیچھے پڑے رہتے ہیں ہمیں بھی دیں ہمیں بھی دیں۔ ہمیں بھی موقعہ دیں میں کہتا ہوں اچھا پھر آ جاؤ تم بھی۔ دن رات اتنا پھر ان کو مزہ آتا ہے۔ یہ اللہ میاں کا جماعت کے اوپر احسان ہے یہ حضرت مسیح موعود کی سچائی ہے۔ ناممکن ہے اس دنیا میں اتنی تعداد میں ساری دنیا میں ہر جگہ مفت کام کریں اور شوق سے کریں۔ اور اگر ہٹائیں تو روئیں۔ معافیاں مانگیں ہم سے کیا غلطی ہو گئی۔ ہمیں کام نہیں دے رہے۔

آرام نہیں کرتے۔ اور جو دفتر کی تنخواہ لے کر کرتے ہیں وہ گھنٹی بجی اور دوڑے وہاں سے۔ ایک سیکنڈ اوپر کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ آپ نے ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ کا واقعہ سنا ہوا ہے؟

ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ بہت بڑی بلڈنگ ہے۔ نیویارک میں ہے ہزاروں آدمی کام کرتے ہیں۔ وہاں انہوں نے (خطرہ ہوتا ہے نا آگ لگ جائے الارم بجے تو لوگ دیر نہ کریں) ہر ایک کو بہت بڑی ٹریننگ دی۔ لکھ کے پیغام بھیجے کہ جب آگ کی گھنٹی بجے تو تم نے اس طرح نکلنا ہے جو فائل جہاں ہے اسی طرح چھوڑ دو سمیٹنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور دوڑ کے نکلنے کی کوشش کرو۔

ٹریننگ کرنے کے بعد انہوں نے جب وقت دیکھ کے جائزہ لیا تو ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ دس منٹ کے اندر اندر ساری خالی ہو گئی۔ پھر ان کو خیال آیا کہ جب چھٹی ہوتی ہے۔ اس وقت کا بھی وقت لیتے ہیں تو جب چھٹی کی گھنٹی بجی تو ساری عمارت پانچ منٹ میں خالی ہو گئی۔ سب نے دوڑنے کی کی۔

تو یہ دنیا کا حال ہے۔ ایک منٹ بھی اوپر خدمت نہیں کرنا چاہتے جتنا وقت مجبوری ہے وہ کریں گے لیکن جماعت احمدیہ کا حال یہ ہے کہ بعض لوگ کام سے رکتے ہی نہیں ہیں ان کو زبردستی ہٹانا پڑتا ہے کہ بس کرو تھک گئے ہو کھانا کھانا ہے۔ گھر میں لوگ انتظار کر رہے ہیں کئیوں کو مجھے بھیجنا پڑتا ہے۔ ان کو بیوی بچے نظر نہیں آ رہے ہوتے۔ صبح آ گئے اور رات کو جب سب سوئے ہوئے ہوتے ہیں تو وہ چلے جاتے ہیں۔ ہر جگہ اس طرح ہو رہا ہے افریقہ میں بھی' غانا میں بھی نائیجیریا میں بھی' گیمبیا میں بھی' سیرالیون میں بھی ادھر نجی آئرلینڈ میں بھی اور مارشل آئرلینڈ میں بھی' ماریشس ہر جگہ یہی سارا سلسلہ چل رہا ہے۔ اگر اتنے کام کے پیسے اکٹھے کرو تو جماعت کو جتنا سارا چندہ ملتا ہے اس کو اگر پچاس سے بھی ضرب دے دو تو پورا نہیں ہو سکتا۔ ہر چندہ اکٹھا کرنے والا خود پھر رہا ہے۔ ہر زعیم اطلاعیں دیتا پھر رہا ہے۔ لجنہ کی عورتیں ہیں وہ کام کر رہی ہیں۔ وہ مضمون اور چیزیں لکھ رہی ہیں۔ بچوں کی کلاسیں لے رہے ہیں۔ ان سب کا وقت۔ میں صرف ایم ٹی اے کا نہیں کہہ رہا۔ ان سب کے وقت شمار کرو۔ تو ہمارے چندے سے کم سے کم پچاس گنا زیادہ اس وقت کی قیمت ہے۔ تو لوگوں کو ہمارا چندہ پچاس گنا اور جمع ایک (جو چندہ اصل خرچ ہے) یہ نظر آتا ہے۔ کہتے ہیں

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم مقبول احمد صاحب ظفر

مجمع میں عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی

خطبہ الہامیہ ...... ایک علمی معجزہ

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب حجتہ اللہ میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: بخدا میں نے املا اور انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا اور میں ادیبوں میں سے نہیں تھا اور میری قلم کسی کی مدد کی محتاج نہیں ہوئی بلکہ میں نہیں جانتا تھا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور نہیں جانتا تھا کہ صناعت کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ پس اس حالت میں جب لوگوں کی نکتہ چینیوں کی وجہ سے میں حیرت میں تھا اور ان کا طعن سفیہوں کی طرح تواتر تک پہنچ چکا تھا۔ تو یک دفعہ ایک نور میرے دل میں ڈالا گیا اور ایک چیز روشنی کی طرح اتری تو میں صاحب زبان رواں ہو گیا...... پس مبارک ہے وہ جو احسن الخالقین ہے۔

(حجتہ اللہ صفحہ 40)

حضرت مسیح موعود کی عربی تصانیف جو معنوی اور ظاہری صنعت سے بھرپور عبارات پر مشتمل ہیں ان کو پڑھ کر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ نے کسی اعلیٰ مدرسہ سے یا متبحر علماء سے عربی کی تعلیم حاصل کی ہو گی۔ لیکن آپ کی سوانح کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اپنی عمر کے ایک مختصر سے ابتدائی حصہ میں بعض اساتذہ سے علم صرف و نحو' منطق یا طب کی ابتدائی کتب پڑھیں اور یہ وہ مروجہ تعلیم تھی جو اس دور کے اکثر معزز گھرانے اپنے بچوں کو دلوانے کی کوشش کرتے تھے اس کے علاوہ آپ نے نہ تو کسی سکول سے کوئی امتحان پاس کیا اور نہ ہی کسی اور سے مزید تعلیم حاصل کی۔ غرض آپ نے کسی ظاہری وسیلہ سے کوئی قابل قدر علمی اکتساب نہ کیا۔ جس کا اظہار آپ نے مندرجہ بالا اقتباس میں بھی کیا ہے۔ اگر کچھ سیکھا تو صرف اور صرف خدا سے ہی سیکھا اور آپ کو خدا نے عربی زبان اس کی تمام ظاہری اور معنوی خصوصیات کے ساتھ الہام کی چنانچہ عربی زبان پر یہ عظیم الشان قدرت آپ کو ایک نشان کے طور پر دی گئی جس کے بارے میں حضور فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) عربی زبان میں میری باوجود کم کوشش کے اور کوتاہی جستجو کے جو کمال مجھے حاصل ہے وہ میرے رب کی طرف سے ایک کھلا نشان ہے تا وہ لوگوں پر میرے علم اور میرے ادب کو ظاہر کرے۔ پس کیا مخالفوں کے گروہ میں سے کوئی ہے جو میرے مقابل پر آوے اور اس کے ساتھ مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اللہ کی طرف سے مجھے چالیس ہزار مادہ عربی کا سکھایا گیا ہے اور مجھے ادبی علوم پر پوری وسعت دی گئی ہے۔

(انجام آتھم صفحہ 234)

مہارت کا نشان

اور پھر عربی زبان پر آپ کی کمال مہارت کا نشان اس وقت بدرجہ اتم کو پہنچتا ہے جب آپ کو خدا کی طرف سے یہ عظیم الشان طاقت اور مقدرت دی جاتی ہے کہ آپ اس الہامی زبان میں بھرے مجمع کے سامنے بڑی فصاحت و بلاغت

کے ساتھ فی البدیہہ تقریر کریں اور اس خطبہ سے قبل ہی آپ خدا سے علم پاکر یہ اعلان کرتے ہیں یہ تقریر ایک علمی معجزہ ہو گا اور خدا کی طرف سے فصاحت و بلاغت سے پُر کلام ہو گا۔ اس طرح وہ تمام معترضین خاموش کر دیئے جاتے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ آپ عربی عبارات بعض عربوں کی مدد یا کتب عربی کی مدد سے لکھتے ہیں۔ غرض تحریر کے وقت تو کسی قدر انسان سوچ اور فکر کے لئے کچھ وقت پا سکتا ہے لیکن لوگوں کے مجمع میں ایک ایسی زبان میں جو مادری زبان بھی نہ ہو اور جس میں پہلے کبھی ایک لفظ بھی تقریر نہ کی گئی ہو' پہلی بار کسی کا اتنا عظیم الشان خطبہ دینا خدا کی طرف سے ایک علمی معجزہ نہیں تو اور کیا ہے اسی لئے آپ نے اس خطبہ کو "الخطبۃ الالہامیہ" کا نام دیا۔

خدا نے حکم دیا

آج سے ٹھیک ایک صدی قبل 11۔ اپریل 1900 عیسوی کو ذی الحجہ کی 10۔ تاریخ تھی۔ اس روز حضرت مسیح موعود کی معیت میں عیدالاضحیٰ کا پُرسعادت دن منانے کے لئے دور و نزدیک سے آپ کے پیرو قادیان حاضر ہو رہے تھے۔ بٹالہ امرتسر' لاہور' سیالکوٹ ' جموں' پشاور' گجرات' جہلم' راولپنڈی' کپورتھلہ' پٹیالہ سنور وغیرہ بہت سے علاقوں سے احباب آئے ہوئے تھے۔ 9۔ ذی الحجہ بمطابق 10۔ اپریل یعنی عیدالاضحیٰ سے ایک روز قبل جسے یوم العرفہ یا "حج" کا روز کہا جاتا ہے صبح سویرے آپ نے ایک خط کے ذریعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کو یہ ارشاد فرمایا کہ "میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا میں گذارنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تمام دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام مع جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تاکہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے"

چنانچہ حضور کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک بڑی فہرست احباب کے ناموں اور پتوں کی تیار کر کے آپ کی خدمت اقدس میں پہنچائی گئی۔ اسی روز یعنی 10۔ اپریل 9 ذی الحجہ کو نماز مغرب و عشاء کو جمع کرنے کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا "چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گذاروں اس لئے جاتا ہوں تاکہ تخلف وعدہ نہ ہو" چنانچہ آپ دعا کی غرض سے اندر تشریف لے گئے اور رات کا بڑا حصہ دعاؤں میں گذارا۔ اگلی صبح یعنی عیدالاضحیٰ کے دن مولوی عبدالکریم صاحب حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آج خصوصیت سے عرض کرنے آیا ہوں کہ حضور تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا "خدا نے بھی یہی حکم دیا ہے" نیز فرمایا "آج صبح کے وقت الہام ہوا ہے کہ مجمع میں عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی ہے میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔ شاید یہی مجمع ہو اور نیز الہام ہوا "کلام افصحت من لدن رب کریم"

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

(اخبار الحکم)

چنانچہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ عید کی نماز کے لئے سب احباب بیت اقصیٰ میں جمع ہو جائیں۔ آٹھ بجے صبح تک بیت کا اندر کا حصہ اور صحن سارے کا سارا بھر گیا۔ اندازاً دو سو کے قریب مجمع جمع ہو گیا حضرت اقدس ساڑھے آٹھ بجے تشریف لائے۔ عید کی نماز حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھائی۔ خطبہ کے لئے حضرت اقدس بیت کے درمیانے دروازے میں کھڑے ہو گئے۔ پہلے خطبہ اردو زبان میں شروع کیا جس میں آپ نے دین کے زندہ مذہب ہونے پر ایک شاندار تقریر کی۔ ابھی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ جماعت کے اتحاد اور اتفاق کے موضوع پر بھی فرماویں چنانچہ حضرت اقدس نے اس موضوع پر بھی کچھ وعظ فرمایا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں الہام الٰہی کے ماتحت عربی زبان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب میرے نزدیک ہو کر بیٹھ جائیں اور خطبہ کے الفاظ نوٹ کرتے جائیں۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ مصنفہ حضرت شیخ عبدالقادر (سوداگر مل صاحب) صفحہ 207)

چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب آپ کے قریب بیٹھ گئے اور جب دونوں مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو آپ نے "یا عباداللہ" کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل و صورت زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز نہایت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں' چہرہ سرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں نیز خطبہ کے دوران آپ نے یہ بھی فرمایا "اب لکھ لو پھر یہ الفاظ چلے جاتے ہیں" گویا یہ الفاظ لکھے ہوئے آپ کے سامنے آ رہے تھے اور آپ انہیں پڑھ کر احباب جماعت کو سنا رہے تھے۔ آپ یہ عربی کلمات اس قدر تیزی سے بیان فرما رہے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنے پڑتے تھے چنانچہ آپ رک کر دوبارہ وہ الفاظ بول کر لکھوا دیتے اور بعض روایات کے مطابق آپ یہ بھی بتاتے کہ یہ لفظ "س" سے ہے یا "ص" سے۔

ترجمہ سنایا گیا

جب حضرت مسیح موعود خطبہ ارشاد فرما کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے قبل کہ مولانا عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانا شروع کرتے آپ نے فرمایا۔

"اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمدللہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔"

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضور کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا۔

"ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے"

(ملفوظات جلد 2 ص 29' 30' 31 اور سیرۃ المہدیٰ حصہ سوم صفحہ 90' 91)

علمی معجزہ

یہ خطبہ دیتے ہوئے خود حضرت مسیح موعود کی کیا کیفیت تھی اس بارے میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

...... میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور

فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے' کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہو گی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا...... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 362' 363)

یہ خطبہ جب آپ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ ایک الٰہی تصرف کی حالت میں تھے اور اس الٰہی تصرف کا اثر اس مجمع میں موجود بعض اور احباب پر بھی ہوا چنانچہ ان میں سے بعض پر عین اس وقت جب آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کشفی حالت طاری ہوئی اور انہوں نے بعض نظارے دیکھے جن کی وجہ سے ان کے ایمانوں میں اور اضافہ ہوا کہ یہ کلام واقعتاً خدا کی طرف سے اس کی خاص قدرت اور طاقت سے نازل ہو رہا ہے اور اس کی عالم روحانیت میں بڑی قدر و منزلت ہے چنانچہ سید امیر علی شاہ نے عین اس وقت جس وقت خطبہ پڑھا جا رہا تھا کشف میں دیکھا کہ (کئی بزرگ) موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔

(تذکرہ حاشیہ صفحہ 357' 358)

وجد اور محویت

اس پُر تاثیر خطبہ کے دوران سامعین کی جو حالت تھی اس کے بارے میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں۔

"حضور نے کھڑے ہو کر یا عباد اللہ کے الفاظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 92)

حسن و جمال کا مرقع

یہ الہامی خطبہ اڑتیس صفحات پر مشتمل ہے جو حضور کی کتاب "الخطبة الالهامية" میں باب اول کے طور پر شامل ہے۔ اس کتاب کے باقی چار ابواب آپ نے مئی 1900ء سے لے کر اکتوبر 1902ء کے عرصہ میں مختلف اوقات میں تحریر فرمائے۔ اکتوبر 1902ء میں اس کتاب کی اشاعت ہوئی۔

یہ خطبہ ظاہری اور معنوی خوبصورتیوں اور حسن و جمال سے پُر ہے۔ ظاہری طور پر اس طرح کہ اس کی عبارت خوبصورت قافیہ دار مسجع عربی فقرات پر مشتمل ہے جس کی موزونیت کی وجہ سے اسے پڑھتے ہوئے لطف محسوس ہوتا ہے۔ اور بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے لیکن یہ الفاظ اور فقرے محض ظاہری قافیہ پیمائی کو مدنظر رکھ کر ہی ایک خاص ترتیب سے جمع نہیں کئے گئے بلکہ ان میں گہرے روحانی مضامین نہایت عمدہ اور مناسب ترتیب سے اس طرح بیان ہوئے ہیں جیسا کہ ان کو بیان کرنے کا حق تھا اس طرح معنوی کمال اور گہرائی رکھنے والی یہ عبارت ادب کی ظاہری صنعت کی تمام خصوصیات بھی اپنے اندر رکھنے کی وجہ سے فصاحت و بلاغت کے کمال کو پہنچ جاتی ہے اور یہی اس خطبہ کا اعجاز ہے کیونکہ کسی انسان کے بس کی یہ بات نہیں کہ فی البدیہہ کلام جو اس قدر ظاہری اور معنوی خصوصیت کا حامل ہو خدا کی مدد کے بغیر کوئی اسے بول سکے۔

خطبہ الہامیہ کے مضامین کا خلاصہ

یہ خطبہ الہامیہ یا عباد اللہ "یعنی اے خدا کے بندو اپنے اس دن کے بارے میں جو قربانی کی عید کا دن ہے غور کرو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور وسوف ینبئھم خبیر "یعنی اور وہ جو ان کے بارے میں جانتا ہے ان کو متنبہ کردے گا" کے الفاظ پر ختم ہوتا ہے۔ اس خطبہ میں جو مضامین آپ نے بیان فرمائے ان کا خلاصہ پیش ہے۔

فرمایا کہ اس قربانیوں کے دن کے بارے میں غور کرو کیونکہ اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سے اسرار رکھے گئے ہیں۔ اس دن جو جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے یہ خدا کی رضا کی خاطر کیا جاتا ہے اور جس کثرت سے یہ قربانیاں امت محمدیہ میں دی گئیں ہیں اس کی مثال بھی دوسرے انبیاء کی امتوں میں نہیں ملتی چنانچہ اگر امت محمدیہ کی ان قربانیوں کے خون کو جمع کیا جائے تو اس سے ساری زمین چھپ جائے اور دریا اور نہریں بہنے لگیں۔ ان قربانیوں کو قربانی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ خدا کے قرب میں انسان کو بڑھا دیتی ہیں اور بجلی کی رفتار سے مشابہہ سواری کی طرح ہیں جو انسان کو خدا کے قریب لے جاتی ہیں۔ یہ قربانیاں شریعت کی بہت بڑی بڑی عبادات میں سے ہیں اسی لئے قربانی کا نام عربی میں "نسیکۃ" ہے اور "نسک" کے لفظ میں فرمانبرداری اور عبادت کا بھی مفہوم ہے اور جانوروں کو ذبح کرنے کا بھی مفہوم ہے پس "نسک" کے ایک لفظ میں جو یہ دو معنے مشترک ہیں اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ قربانی عبادت ہے اور حقیقی عابد وہی ہے جو اپنے قویٰ اور نفس امارہ کو انقطاع الی اللہ کی چھری سے ذبح کرتا ہے اور اپنے نفس کو غفلت کی موت سے بچانے کے لئے انواع و اقسام کی تلخیاں برداشت کرتا ہے' یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے اور دین کے بھی یہی معنے ہیں اور مومن وہ ہے جو اپنے آپ کو خدا کے سامنے رکھ دیتا ہے اور اپنے نفس کی اونٹنی کو ذبح کرنے کیلئے پیشانی کے بل گرا لیتا ہے۔ اور یہ ظاہری قربانیاں اسی نفس کی قربانی کو ہی یاد کروانے کے لئے ہیں۔ پس ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور جب تک یہ قربانی نہ دے یعنی نفس کی قربانی اس وقت تک راحت و آرام اختیار نہ کرے۔ یہی سالکوں کے سلوک' متقیوں کے مدارج اور اولیاء کے مراتب کی منتہیٰ ہے یہی نفس کی فنا ہے اور اس کے بعد اس کی حقیقی حیات اور بقا ہے۔ پھر ایسا نفس جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور خدا کی خاطر فنا ہو چکا ہے اسے خدا کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور خدا کے رنگ میں رنگین کیا جاتا ہے پھر وہ مخلوق کی طرف اترتا ہے تاکہ اسے روحانیت کی طرف کھینچے اور انہیں زمینی اندھیروں سے آسمانی انوار کی طرف نکالے اور اسے تمام پہلے انبیاء اور صدیقوں اور اہل علم و درایت کا وارث کیا جاتا ہے۔ پھر جب تک خدا چاہتا ہے وہ زمین میں رہتا ہے تاکہ وہ مخلوق کو ہدایت کے نور سے روشن کرے پھر خدا اس کی روح کو اس کے نقطۂ نفسی کی طرف اٹھاتا ہے اور رفع کا یہی مطلب ہے اور مرفوع وہ ہے جسے جام وصال پلایا جاتا ہے۔ اور وہ اپنی ابدی عبودیت کے ساتھ ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے۔ اسی مضمون کی طرف ـــــــ اشارہ ہے جس میں نسک کی تفسیر حیات اور ممات کے الفاظ سے کی گئی ہے۔ اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ـــــــ

ـــــــ افسوس کہ لوگ ان موتیوں کی طرح کے معارف کو بھول گئے ان کے نزدیک عید کا مفہوم صرف یہی ہے کہ نہا کر نئے کپڑے پہنے جائیں اور اچھا اور عمدہ کھایا پیا جائے اور لہو و لعب میں مشغول رہیں اور مرغی کی طرح نماز میں چونچیں ماری جائیں۔ وہ نہیں جانتے کہ کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ پس ہم دین کی مصیبتوں اور دنوں کی گردش پر اناللہ پڑھتے ہیں۔ اس اندھیری رات کے وقت خدا کے رحم نے یہ تقاضہ کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو پس میں وہ نور ہوں اور مجدد ہوں اور مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔ پس تم میرے بارے میں شک میں نہ پڑو۔ ـــــــ میں اس لئے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعے بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے۔ زمانہ ایک دافع شر کا بھی محتاج تھا اور ایک رافع خیر کو بھی طلب کر رہا تھا۔ پس اس نے مجھے بھیجا تا کہ دفع شر کروں اور افاضہ خیر کروں۔ پس میں دو رنگ والے لباسوں میں آیا یعنی جلال اور جمال کا رنگ۔ اور جلال مجھے دیا گیا تاکہ میں شرک کو ختم کروں اور جمال دیا گیا تاکہ میں توحید کو قائم کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خنزیر کو قتل کروں اور یہ قتل کرنا آسمانی ہتھیار سے ہے نہ کہ تلواروں اور تیروں کے ساتھ اور اسی طرح مجھے حکم دیا گیا ہے میں مومنوں کے گھر اموال سے بھر دوں لیکن یہ اموال سونا چاندی نہیں بلکہ علم اور ہدایت کے اموال ہیں پس تمہیں بشارت ہو کہ مسیح موعود آ گیا جسے قادر خدا نے مسیح کیا' وہ تمہیں اس گروہ سے بچائے گا جو گمراہ کرنے کے لئے زمین میں پھرتا ہے یعنی دجال کا گروہ اور تمہیں مبارک ہو کہ مہدی معہود آ گیا۔ مجھے کوکب یمانی دیا گیا ہے

ـــــــ

اور زندہ کرنے کے لئے دم ہے۔ میرا جلال اس لئے ہے کہ میری بیخ کنی کرنے کا لوگوں نے ارادہ کیا اور میرا جمال اس لئے کہ میرے سردار کی رحمت نے اس قوم کو ہدایت دینے کا ارادہ کیا۔ پس نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئی ہیں۔ رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کو گرہن لگا بعض آدمی پیشگوئی کی رو سے فوت ہوئے اور بعض قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے میرے لئے زمین اور آسمان نے گواہی دی اور پانی اور مٹی نے گواہی دی اور عقل اور نقل نے اور رؤیا اور کشوف نے گواہی دی پھر بھی تم انکار کرتے ہو۔ نیز فرمایا کہ ہمارا یہ زمانہ اس مہینہ سے مناسبت تام رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی ذی الحجہ کا مہینہ آخری مہینہ ہے۔ اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں فرق صرف اصل اور عکس کا ہے اور اصل یہ ہے کہ روح کی قربانیاں ہیں اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانیوں کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں زمانوں کا سلسلہ ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے پس اے جوانمردو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مجھے پہچانو اور ان غافلوں کے ساتھ نہ بیٹھو جنہوں نے اپنی موت کو بھلا دیا اور خدا کی طرف منقطع ہو جاؤ آج مخالفوں پر حجت پوری ہو گئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے ہیں۔ پس اب بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو صبر ہی مناسب ہے اور جلدی ہی خبیر خدا ان کو متنبہ کردے گا۔

اس طرح اس خطبہ میں حضور نے تمام اپنے عقائد کا ان کے اثبات پر دلائل کے ساتھ اجمالاً ذکر کیا ہے اس الہامی خطبہ کے بعد جو آپ نے چار ابواب تحریر فرمائے ان میں آپ نے انہیں عقائد پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے اور عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ان کو عوام الناس اور معترضین علماء کے سامنے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ خطبہ خدا کی طرف سے آپ کو دیا گیا ایک علمی معجزہ تھا۔ اگر ایسا نہ تھا اور یہ خطبہ آپ نے خدا کی مدد کے بغیر خود ہی دیا تھا تو کوئی اور انسان بھی اپنی ذاتی کوششوں سے اس سے بہتر نہیں تو کم از کم اس جیسا ہی کوئی کلام عربی میں بنا کر دکھاتا تا کہ آپ کے دعاوی کا بطلان ثابت ہوتا۔

☆☆☆☆☆

طلعت بشریٰ صاحبہ

اکبر الہ آبادی طنز و مزاح میں کسک کا شاعر

سید اکبر حسین رضوی نام اور اکبر تخلص تھا لسان العصر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ 15 نومبر1846ء کو ضلع الہ آباد کے قصبہ باڑہ میں پیدا ہوئے۔ اکبر بچپن سے ہی غیر معمولی ذہانت کے مالک تھے۔ ان کے والد سید تفضل حسین صوفی منش درویش تھے تصوف سے خاص مناسبت رکھتے تھے والدہ بھی نہایت پرہیزگار تھیں۔ چنانچہ والدین کے فیض کی بدولت عمر بھر مذہب کو حرزجاں بنائے رکھا۔ عربی' فارسی اور ریاضی کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے سرکاری مدرسوں اور سکولوں سے حاصل کی اور پندرہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ انگریزی کی تعلیم شروع کی تو1857ء کی جنگ کا ہنگامہ ہو گیا لیکن انگریزی زبان سیکھنے کا شوق بعد میں دوران ملازمت پورا کرتے رہے۔ اور انگریزی میں اچھی خاصی استعداد پیدا کر لی انگریزی کتب کا مطالعہ کر لیتے تھے اور آخری عمر میں بحیثیت جج اپنے فیصلے بھی انگریزی میں ہی لکھتے تھے۔

چھوٹی عمر میں ہی تلاش معاش پر مجبور ہو گئے۔ 1859ء میں بطور نقل نویس سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے۔ 1866ء میں مختاری کا امتحان پاس کیا اور نائب تحصیلدار مقرر ہو گئے۔ 1870ء میں ہائی کورٹ میں ریڈر مقرر ہوئے۔ 1872-73ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور وکالت کرنے لگے۔ 1880ء میں سر سید احمد خاں اور مولوی سمیع اللہ خاں کی درخواست پر آپ جج مقرر ہوئے ترقی کرتے ہوئے آپ عدالت خفیفہ کے جج بنے۔ 1894ء میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے عہدے پر فائز ہوئے 1903ء میں اسی عہدے سے ریٹائر ہو گئے کیونکہ آپ کی صحت خراب رہنے لگی تھی۔ حالانکہ سرکار آپکو عدالت عالیہ کا جج مقرر کرنا چاہتی تھی لیکن آپ کے جواں سال بیٹے ہاشم اور بیوی کی موت کے صدمے نے آپکی صحت پر شدید اثر ڈالا۔ 1907ء میں عدالتی خدمات کے صلے میں حکومت نے "خان بہادر" خطاب عطا کیا۔ ستمبر1921ء میں 75 برس کی عمر میں وفات پائی۔

اصلاح معاشرہ کا فریضہ

اکبر بے حد خلیق' ملنسار' مہمان نواز' احباب پرور' ہمدرد' بذلہ سنج اور ظریف تھے۔ شوخی ذہانت اور زندہ دلی کے جوہر قدرت نے بڑی فیاضی سے انہیں عطا کئے تھے۔ جنہیں انہوں نے ملت اسلامیہ کی اصلاح کیلئے بڑی جرات' بے باکی اور ہنرمندی سے استعمال کیا۔ وطن پرستی کے جذبہ کے ساتھ ساتھ انکے دل میں ملت اسلامیہ کیلئے بے حد درد موجود تھا۔ انہیں مسلمانوں کے زوال کا شدید احساس تھا۔ وہ انگریزی تعلیم کے خلاف نہ تھے مگر انگریزی تہذیب کی یلغار کے خلاف عمر بھر سینہ سپر رہے۔ وہ متعصب اور تنگ نظر نہ تھے بلکہ نہایت بیدار مغز اور وسیع القلب انسان تھے۔ اکبر اس بات کے شدت سے حامی تھے کہ ہماری قوم انگریزوں کی تقلید کی بجائے اپنے پاؤں پر کھڑی ہو۔ اور اپنا قومی تشخص برقرار رکھے۔

اکبر کی شاعری

اکبر کو شعروشاعری کا شوق بچپن سے تھا۔ شاعری کا آغاز انہوں نے روایتی انداز سے کیا لیکن رفتہ رفتہ انہوں نے اپنے رنگ طبیعت کو نکھارا اور اپنے اصل جوہر سے کام لینے لگے۔ کلام میں پختگی اور انفرادیت نمایاں ہونے لگی اور طنزو ظرافت نے اپنی بہار دکھانی شروع کی پھر اسکے ساتھ ساتھ اخلاق اور تصوف کے مضامین بھی کلام میں آنے لگے۔ اصلاح معاشرہ کے جذبہ کے ہاتھوں کلام میں سیاسی رنگ خصوصیت سے جلوہ نما ہوا۔ موضوع بدلا تو بات کہنے کے انداز میں بھی نیا رنگ دکھایا۔ مہارت اور مشق کا کرشمہ کہ اظہار خیال کے نئے نئے ڈھنگ اپنانے لگے اور مشکل زمینوں میں بھی نہایت بھرپور انداز میں طبیعت کے جوہر دکھانے لگے طنزو مزاح کے رنگ میں ڈوبی ہوئی اصلاحی شاعری کی نئی طرح اردو شاعری میں ڈالی اور اس میں کمال پیدا کیا۔

اکبر نے ایک ایسے دور میں غزل گوئی کا آغاز کیا جب غزل کے مزاج میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہو گئی تھیں غزل کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے اس کے ساتھ نئے مضامین اور نئے اسالیب کا اضافہ کر کے اس کی روش میں اس طرح انقلاب پیدا کیا کہ اسکا رنگ بدل گیا اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اس صنف میں ہر بات کہی جا سکتی ہے۔ اکبر کی غزل میں جذبات کی صداقت ہے لطف زبان بیان سے باہر ہے ظرافت کا چٹخارہ بھی ہے اور طنز کے نشتر بھی۔ نئے نئے قافیے تشبیہیں اور استعارے ہیں ان کی غزلیں جذبات آفرینی' سادگی و سلاست شستگی زباں کی آئینہ دار ہیں۔ ان کے اشعار دنیا کی بے ثباتی دنیاوی جاہ و اثر کی بے حقیقتی و دنیاوی مسرتوں کی ناپائیداری کے مضامین سے پر ہیں اور درد و اثر اور حزن و یاس کے مضامین بھی بکثرت ان میں موجود ہیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

وائے قسمت کہ مرے کفر کی وقعت نہ ہوئی
بت کو دیکھا تو مجھے یاد خدائی آئی

اس خانہ ہستی سے گزر جاؤں گا بے لوث
سایہ ہوں فقط نقش بہ دیوار نہیں ہوں

اکبر بلا کے ذہین اور بے حد حساس انسان تھے۔ اس پر طرہ یہ کہ قدرت نے انہیں ظریفانہ مزاج بھی عطا کیا تھا پھر ان کا دور بڑی کشاکش اور سماجی اتھل پتھل کا دور تھا۔

سرسید اور اکبر

اس زمانے میں سرسید نے مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے ایک تحریک چلائی کہ وہ انگریز سے نفرت کی بناء پر جدید تعلیم سے منہ نہ موڑیں۔ بلکہ علم حاصل کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ متعصب اور تنگ نظر مولویوں کے پیچھے لگ کر علوم جدیدہ سے بہرہ ور نہیں ہوں گے تو وہ بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ سرسید کی تحریک مسلمانوں کی توہم پرستی' بے عملی عظمت رفتہ کے ماتم' زندگی کے نئے حقائق کے مقابلہ سے گریز اور فضول رسومات کے خلاف تھی۔ اس تحریک کی جہاں شدت سے مخالفت بھی ہوئی وہاں اس نے بڑی تیزی سے کامیابی بھی حاصل کی مسلمانوں کے متوسط طبقہ نے اسے قبولیت کا شرف بخشا۔ لیکن اس کا ایک منفی پہلو یہ نکلا کہ مسلمانوں نے انگریزی تعلیم ہی کو نہیں بلکہ انگریزوں کی تہذیب کی بھی نقالی شروع کر دی۔ مغرب کی مادیت پرستی کی چمک نے ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔

اکبر نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان اپنی بقاء اور ترقی کی خاطر اپنے مذہب اور اپنی اعلیٰ اقدار کو پس پشت ڈال دیں بلکہ وہ اس بات کے خواہاں تھے کہ مسلمان اپنے دین اور اپنی اعلیٰ اقدار کو چھوڑے بغیر علم حاصل کریں اور ترقی کی جانب گامزن ہوں۔

قدیم وضع پر قائم رہوں اگر اکبر
تو صاف کہتے ہیں سید یہ رنگ ہے میلا

جدید طرز اگر اختیار کرتا ہوں
خود اپنی قوم مچاتی ہے شور و واویلا

جو اعتدال کی کہئے تو وہ ادھر نہ ادھر
زیادہ حد سے دیئے سب نے پاؤں ہیں پھیلا

مذہب کی طرف لانے کی کوشش

اکبر نے بارہا مسلمانوں کی مذہب سے دوری کو اپنا موضوع بنایا اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔

عقبیٰ کی باز پرس کا جاتا رہا خیال
دنیا کی لذتوں سے طبیعت بہل گئی

شباب عمر نے کھویا طمع نے دین لیا
ٹھگوں نے ہم سے بڑی نعمتوں کو چھین لیا

مسلمانوں کی مادیت پرستی کو انہوں نے اس طرح سے بیان کیا۔

مذہب نے پکارا اے اکبر! اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
یاروں نے کہا یہ قول غلط تنخواہ نہیں تو کچھ بھی نہیں

نہیں کچھ اس کی پرسش الفت اللہ کتنی ہے
یہی سب پوچھتے ہیں آپ کی تنخواہ کتنی ہے

مصیبت میں بھی اب یاد خدا! آتی نہیں ان کو
دعا منہ سے نہ نکلی پاکٹوں سے عرضیاں نکلیں

اکبر نے نوجوانوں کو بیدار کرنے کی بھی کوشش کی

حاصل کرو علم طبع کو تیز کرو
باتیں جو بری ہوں ان سے پرہیز کرو

قومی عزت ہے نیکیوں سے اکبر
اس میں کیا ہے کہ نقل انگریز کرو

خدا کے واسطے اے نوجوانو ہوش میں آؤ
دلوں میں اپنی غیرت کو جگہ دو جوش میں آؤ

اکبر نے نوجوانوں میں خودداری کا جذبہ پیدا کرنے کی بھی کوشش کی۔

غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا
افعال مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا

اکبر نے سنا ہے اہل غیرت سے یہی
جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

جدید تعلیم کے نقصانات سے اکبر نے کچھ یوں آگاہ کیا۔

ترقی پاتے ہیں لڑکے ہمارے نور دیں کھو کر
یہ کیا اندھیر ہے بجھ لیتے ہیں یہ تب چمکتے ہیں

قابلیت تو بہت بڑھ گئی ماشاء اللہ
مگر افسوس یہی ہے کہ مسلماں نہ رہے

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے بیٹے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

ظرافت کسک کے رنگ میں

اکبر کی ظرافت کا رنگ کسی ایک موضوع کے لئے مخصوص نہیں بلکہ انہوں نے مذہب' سیاست' اصلاح معاشرت' تعلیم غرض ہر پہلو پر

بڑے بے باک اور پر لطف انداز میں نکتہ چینی کی ہے۔ وہ متضاد حالتوں کیفیتوں اور اقدار کو مقابل لا کر ان کے بے ڈھنگے اور مضحکہ خیز پہلوؤں کو اجاگر کر کے کبھی چونکا دیتے ہیں کبھی مسکرانے پر مجبور کرتے ہیں لیکن ان کی عظمت یہ ہے کہ مسکراہٹ اور ہنسی ہمارے سینے میں کسک بن جاتی ہے اور ملت کے درد کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اکبر نے اپنے عہد کے کرداروں' نئی پرانی تہذیب کے علمبرداروں کو بھی شیخ' کبھی واعظ کبھی مس' کبھی مجنوں کبھی کشتی و ساحل اور کبھی شمع اور چراغ کے مانوس پردوں میں چھپا کر نمایاں کیا۔ انہوں نے بہت سے الفاظ کو نئے معنی پہنائے ہیں اور انہیں فنی طریقے سے استعمال کر کے اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا اکبر کو زبان پر بے پناہ قدرت حاصل تھی پھر الفاظ کے انتخاب اور ان کو برتنے کا ایسا سلیقہ کہ عربی' ہندی' فارسی' انگریزی کے بے شمار الفاظ اس حسن وخوبی سے استعمال کئے ہیں کہ ان کے کلام کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔

کوٹھی میں ہے نہ جمع ذہانت ہے بینک میں
قلاش کر دیا مجھے دوچار بینکوں نے

مغربی تہذیب کی اندھا دھند تقلید نے مسلمانوں کو مذہب سے بہت دور کر دیا اور وہ انگریزوں کی نقالی میں حد سے بڑھ گئے کہ عورتوں کا پردہ بھی ختم ہو گیا۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

مغربی تہذیب وتمدن کو اپنا کر مسلمان یہ سمجھنے لگ گئے کہ وہ مہذب ہو گئے ہیں اس پر اکبر کہتے ہیں۔

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جا کر

خدا کے فضل سے بی بی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اس کو نہیں آتا انہیں غصہ نہیں آتا

لیڈر جو انگریز کی ہاں میں ہاں ملانے والے تھے ان کے بارے میں اکبر کچھ یوں کہتے ہیں۔

رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ
قوم کے غم میں ڈنر کھاتا ہے حکام کے ساتھ

ان کے گلشن میں دیا کرتا ہے اسپیچ وفا
زاغ ہو جائے گا اک دن آنریری عندلیب

نہایت حکمت آگیں آپ کی اسپیچ ہوتی ہے
مزہ شربت کا دے جاتی ہے گو وہ پیچ ہوتی ہے

جدید مغربی تعلیم حاصل کر لینے کے بعد سرکاری نوکری کی خواہش کے حصول میں جو درگت بنتی ہے۔ اسے اکبر نے کچھ یوں بیان کیا ہے۔

شوق لیلائے سول سروس نے مجھ مجنون کو
اتنا دوڑایا لنگوٹی کر دیا پتلون کو

ہم کیا کہیں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے نوکر ہوئے پنشن ملی پھر مر گئے

مولوی جو دوسروں کو جس کام سے روکتے ہیں خود وہی کرتے ہیں ان پر اکبر نے کچھ یوں تنقید کی ہے۔

خلاف شرع تو یہ شیخ تھوکتا بھی نہیں
مگر اندھیرے اجالے میں چوکتا بھی نہیں

معاشرے کی فضول رسومات پر بھی اکبر نے تنقید کی ہے۔

بتائیں آپ کو مرنے کے بعد کیا ہوگا
پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہوگا

اکبر کی شاعری میں تلمیح' رعایت لفظی' صنائع لفظی و معنوی اور زبان و بیان پر اعلیٰ درجہ کی قدرت نے وہ تاثیر پیدا کی ہے کہ ان سے پہلے کسی مزاح نگار کے ہاں نہیں ملتی۔ ان کا یہ شعر تو آج جماعت احمدیہ پر گویا صادق آتا ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

پھر وہ لفظوں سے کھیلنا بھی خوب جانتے تھے۔ صنعتوں کا استعمال بھی بڑے خوبصورت انداز میں کرتے ہیں صنعت ایہام اور صنعت تلمیح کی مثالیں دیکھئے۔

ہم ریش دکھاتے ہیں کہ اسلام کو دیکھو
مس زلف دکھاتی ہے کہ اس لام کو دیکھو

یوسف کو نہ سمجھے کہ جواں بھی ہے حسیں بھی
شاید نرے لیڈر تھے زلیخا کے میاں بھی

انگریزوں کے دور میں جس قسم کی آزادی حاصل تھی اس پر وہ کچھ یوں کہتے ہیں۔

سانس لیتے ہوئے بھی ڈرتا ہوں
یہ نہ سمجھیں کہ آہ کرتا ہوں

اتنی آزادی بھی غنیمت ہے
سانس لیتا ہوں بات کرتا ہوں

اکبر نے بارہا مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ نام کے مسلمان نہ کہلائیں بلکہ اپنے طرز عمل سے ثابت کریں کہ وہ مسلمان ہیں۔

قرآن ہے شاہد کہ خدا حسن سے خوش ہے
کس حسن سے یہ بھی تو سنو حسن عمل سے

ہو دعویٰ توحید مبارک تمہیں اکبر
ثابت بھی کرو اس کو مگر طرز عمل سے

اکبر نے جہاں انگریزی تہذیب و معاشرت کی نقالی پر تنقید کی ہے اور مسلمانوں کو اس کے بد اثرات سے آگاہ کر کے ان کو روکنے کی کوشش کی ہے وہاں ان کی خوبیوں کو بھی کھلے دل سے تسلیم کیا۔

ہم کو سائے پر جنوں' وہ دھوپ میں مصروف کار
مس پہ ہے اپنی نظر اور سیم ان کے ہاتھ میں

آخری عمر میں اکبر پر تصوف کا رنگ غلبہ پا گیا۔

تمہیں اس انقلاب دہر کا کیا غم ہے اے اکبر
بہت نزدیک ہیں وہ دن کہ تم ہوگے نہ ہم ہوں گے

دنیا سے میل کی ضرورت ہی نہیں
مجھ کو اس کھیل کی ضرورت ہی نہیں

درپیش ہے منزل عدم اے اکبر
اس راہ میں ریل کی ضرورت ہی نہیں

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32643 میں عزیز احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/28 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-8-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 17/28 برقبہ دس مرلہ پلاٹ میری اہلیہ کا مکان کی تعمیر میری ہے مالیتی۔/350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عزیز احمد 17/28 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر 1 حبیب احمد شاہد وصیت نمبر 28747 گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ وصیت نمبر 21345۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32644 میں امۃ الرحمن فوزیہ زوجہ ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 30/16 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/30000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 106 گرام 760 ملی گرام مالیتی۔/45000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الرحمن فوزیہ 30/16 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان وصیت نمبر 23208 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 تقی اللہ ملک 30/16 دارالرحمت وسطی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32645 میں ثمینہ سجاد زوجہ شیخ سجاد احمد خالد مربی سلسلہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-12-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 15 تولہ مالیتی۔/79000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/35000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/114000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ثمینہ سجاد 14/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ سجاد احمد خالد وصیت نمبر 19503 گواہ شد نمبر 2 فواد احمد خرم۔

موٹر سائیکل موٹر سائیکل کی ایجاد موٹر کار سے پرانی ہے۔ دو فرانسیسی ماہرین پائی اے اور ارنٹ مچکس نے 1869ء میں ایک موٹر سائیکل ایجاد کی جس کا نام بون شیکر Bone Shaker تھا۔ یہ پیرس میں عام ہو گئی تھی اس وقت اس کی سپیڈ 40 کلو میٹر فی گھنٹہ سے کم تھی۔ جبکہ 1914ء میں اس کی رفتار تقریباً 150 کلو میٹر فی گھنٹہ تک بڑھا دی گئی اور اسے جنگ عظیم اول میں استعمال کیا گیا۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 12۔ اپریل 2000ء بروز بدھ وفات پا گئیں۔ انا للہ...... ان کی عمر 84 سال تھی۔ آپ کا جنازہ اگلے روز صبح ساڑھے آٹھ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ آپ 1/4 کی موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ ایک نہایت دعاگو تہجد گزار بزرگ خاتون تھیں۔ آپ نے سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید سادہ اور باترجمہ پڑھایا۔

آپ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب آف کھاریاں کی بیٹی اور حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (جن کا ذکر انجام آتھم میں 313 رفقاء کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہے) کی پوتی تھیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

Heart Specialist

ماہر امراض دل کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر بریگیڈیر مسعود الحسن نوری صاحب 2000-4-23 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ / علاج کریں گے ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم عابد محمود (عمر 17 سال) ابن مکرم غلام رسول صاحب دھوریاں تحصیل کھاریاں عرصہ قریباً چھ سال سے ٹانگوں میں دوران خون کی گردش درست نہ ہونے کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب حسن کلینک راولپنڈی میں زیر علاج ہیں ایک ٹانگ کا کامیاب آپریشن ہو چکا ہے اور دوسری کا ہونا ہے۔ آپریشن کے دوران اور بعد کی پیچیدگی سے بچنے اور کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں صلاح الدین صاحب (ڈرائیور) دارالعلوم غربی ربوہ شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منصور احمد نورالدین صاحب مربی سلسلہ و متخصص علم الکلام جامعہ احمدیہ ربوہ کو مورخہ 30۔ مارچ 2000ء بچی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا نام "محمد کرشن" عنایت فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نورالدین صاحب کا پوتا اور مکرم میاں فتح الدین صاحب آف گجرات کا پڑپوتا ہے۔ اسی طرح مکرم عبدالکریم خان صاحب آف لاہور کا نواسہ اور حضرت حافظ عبدالجلیل صاحب آف لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑنواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک ' صالح' خادم دین اور دراز عمر کرے۔ آمین۔

کامیابی

○ مکرم ملک نثار احمد صاحب ماڈل ٹاؤن توسیعی سکیم لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ میرے نواسے عزیزم انیق احمد نے تیسری جماعت میں 518/525 نمبر لے کر اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اور نواسی عزیزہ رابعہ احمد نے بھی نویں جماعت میں 788/850 نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ دونوں بچے فوجی فاؤنڈیشن ماڈل سکول ساہیوال میں پڑھتے ہیں۔ بچوں کی مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم فرید احمد صاحب سابق قائد مجلس منڈی بہاؤالدین شہر کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27۔ فروری 2000ء کو بچی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "بارعہ فرید" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ ماسٹر وارنٹ آفیسر منڈی بہاؤالدین کی پوتی اور مکرم مظفر احمد صاحب خالد (مرحوم) آف ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو سعادت مند۔ صالح۔ باعمر اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم منیر احمد صاحب منڈی بہاؤالدین شہر کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30۔ دسمبر 1999ء کو بچہ سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "لبیب احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ اور مکرم شریف احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم شیخ رشید احمد صاحب بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے 20۔ فروری 2000ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام نباء ماہین رکھا گیا ہے۔ نومولودہ شیخ بشیر احمد صاحب کی نواسی اور شیخ غلام احمد صاحب آف بہاولنگر کی پوتی اور ماسٹر ضیاء الدین ارشد کی پڑنواسی ہے نومولودہ کی صحت و تندرستی اور نیک ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو کسی بھی تعلیمی نمائش میں جا کر اندرون و بیرون ملک تعلیم کے سلسلہ میں معلومات حاصل کریں وہ یہ معلومات بروشر۔ پراسپکٹس وغیرہ کی شکل میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھی ارسال کریں تاکہ دوران سال رابطہ کرنے والے طلبہ کی بھرپور رنگ میں رہنمائی کی جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

اتنی امیر جماعت ہے ضرور کوئی پیسے دیتا ہے ان کو تو عادت پڑی ہوئی ہے پیسے کے بغیر کام ہی نہیں کرنا۔ ان کو تو کوئی حکومت پیسے نہ دے تو یہ کام کر ہی نہیں سکتے۔ اور جماعت کا حال دیکھو جو بھی سکیم بنائیں یوں پیسہ گرتا ہے جیسے آسمان سے گر پڑا ہے۔

ایک نئی تحریک

اب میں نے پچھلے جمعہ پہ کیا تحریک کی تھی؟ میں نے کہا تھا مشرقی یورپ یعنی ایسٹرن یورپ اس میں ہمیں مشن بنانے کی اور (بیوت) بنانے کی ضرورت ہے۔ اور افریقہ کا سارا کام اور ہندوستان کا تو اللہ کے فضل سے وقف جدید نے سنبھال لیا ہے۔ کوئی اور تحریک میں نہیں کرتا۔ لیکن مشرقی یورپ کے لئے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ پندرہ لاکھ ڈالر دے دیں۔ بس اتنا سنا ہے تو بھرمار شروع ہو گئی۔ دوڑ لگ گئی۔ کہ پہلے کون پہنچتا ہے۔ اور دور دور سے فون آ رہے ہیں کسی کی فیکس آرہی ہیں کہ فوراً ہمارا اتنا لکھ لیں۔ فوراً ہمارا اتنا لکھ لیں۔ اور جب بھی ہم تحریک کرتے ہیں۔ تو جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ آتا ہے کم نہیں ہوتا اور جو زیادہ آتا ہے پھر اللہ کام بھی بڑھا دیتا ہے۔ آدمی سمجھتا ہے زیادہ آگیا ہے تو اتنے میں پتہ لگا کہ اور بھی کام ہو گیا اور بھی مشن بن گئے تو یہ سارے کام حضرت مسیح موعود کی سچائی کی نشانی ہیں۔

نئے سال میں آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ سارا سال آپ بھی دعائیں کریں اپنے لئے اپنے عزیزوں کے لئے خدا کرے آپ سب کو اور جو سننے والے ہیں سب کو موقعہ ملے کہ وہ اور بھی خدمت کریں۔

تقریب شادی

○ مکرم سید کلیم احمد شریفی صاحب ابن مکرم سید سلیم احمد شریفی صاحب ساہیوال کی شادی مورخہ 23۔ مارچ 2000ء کو عزیزہ فائزہ مجید صاحبہ بنت مکرم ملک مجید احمد خان صاحب زعیم انصاراللہ ساہیوال شہر کے ساتھ ہوئی۔ تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ نے نکاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ اگلے روز شادمان ٹاؤن ساہیوال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

مکرم سید کلیم احمد شریفی صاحب حضرت سید عبدالغنی صاحب شریفی رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور عزیزہ فائزہ مجید محترم ملک محمد دین صاحب مرحوم (جو ساہیوال کیس میں اسیر راہ مولیٰ رہے اور دوران اسیری وفات پائی) کی نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)

○ عزیزہ صبیحہ باری صاحبہ بنت مکرم راجہ خورشید احمد منیر صاحب کی تقریب شادی ہمراہ عزیز طاہر احمد صاحب ملک ابن مکرم مبارک احمد ملک صاحب آف بھیرہ 22۔ مارچ 2000ء کو ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ اسی روز نکاح کا اعلان مبلغ 60000/- روپے حق مہر محترم عبدالرشید تبسم صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ اگلے روز اسلام آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم حبیب اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم فیض احمد صاحب)

مکرم حبیب اللہ صاحب (آف شیزان انٹرنیشنل لاہور) معرفت مکرم مطیع اللہ صاحب ساکن مکان نمبر 34/7 دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم فیض احمد صاحب ولد مکرم جلال دین صاحب۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 34/7 دارالیمن ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ یہ قطعہ ہمارے دو بھائیوں مکرم مطیع اللہ صاحب اور مکرم ریاض احمد صاحب کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم مطیع اللہ صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم حبیب اللہ صاحب (بیٹی)
5۔ مکرم عزیز اللہ صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم ریاض احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14 اپریل۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 17۔ اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-41
منگل 18۔ اپریل۔ طلوع فجر۔ 4-08
منگل 18۔ اپریل۔ طلوع آفتاب۔ 5-35

فرقہ پرست جماعتوں کو فوج کے ذریعے کچل دیں گے

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے امریکہ و برطانیہ کے دورے سے وطن واپسی پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تشدد کی ذمہ دار فرقہ وارانہ جماعتیں اگر راہ راست پر نہ آئیں تو ان کو فوج کے ذریعے کچل دیں گے۔ افغانستان سے تربیتی کیمپ بند کرانے کیلئے بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت کی ذمہ دار جماعتوں کو غیر قانونی قرار دیا جائے گا اگر وہ پھر بھی راہ راست پر نہ آئیں تو پابندی لگا دیں گے۔ تشدد پسند جماعتیں بچوں کے دماغوں میں کفر اور ثواب ڈال دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 4 جماعتیں فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ پوری قوم جانتی ہے کہ یہ کونسی جماعتیں ہیں۔ افغان حکومت سے بھی تربیتی کیمپ بند کرنے اور وہاں چھپے لوگوں کو واپس کرنے کو کہا ہے۔

اسلحے کی تلاش میں گھر گھر تلاشی

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ضرورت پڑی تو اسلحے کی واپسی کیلئے فوج گھر گھر تلاشی لے گی۔ تین سال کے اندر تمام غیر قانونی غیر ملکی نکال دیں گے۔ افغانیوں کیلئے الگ طریقہ کار ہوگا۔

نئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ

وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ جون سے نئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ ملیں گے۔ لاگت 95 روپے مگر قیمت 15 روپے ہوگی۔ بیرون ملک پاکستانیوں کو اوریجن کارڈ 5 سال کے لئے 200 ڈالر اور 10 سال کیلئے 500 ڈالر کے عوض ملیں گے۔ بچوں کیلئے 75 ڈالر فیس ہوگی۔

امریکی حکام سے بات چیت

وزیر داخلہ نے بتایا کہ امریکی حکام سے کشمیری مجاہدین' دینی مدارس' اسامہ اور طالبان پر بات ہوئی انہوں نے کہا کہ امریکہ اسامہ کیلئے طالبان سے بات کرے پاکستان میں نہ کوئی ہیروئن بنانے کی فیکٹری ہے اور نہ ایف بی آئی (امریکی جاسوسی ایجنسی) کا کوئی دفتر۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کارگل کمیشن بنانے کی بات نہیں کی۔ امریکہ اور برطانیہ مجرموں کی واپسی کیلئے تعاون پر تیار ہیں۔ مقامی پاسپورٹ آفس آئندہ سال بند کر دیئے جائیں گے۔

خان پور میں فرقہ وارانہ فسادات

خان پور میں فرقہ وارانہ فسادات میں درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ دکانیں اور گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ مشتعل متحارب گروہ ایک دوسرے پر ڈنڈے اور آہنی راڈ لے کر پل پڑے۔

اٹک کے ڈی سی اور ایس پی معطل

سانحہ پنڈی گھیپ کے بعد ضلع اٹک کے ڈی سی اور ایس پی کو معطل کر کے سجاد بھٹہ کو نیا ڈی سی اور حامد مختار گوندل کو نیا ایس پی مقرر کر دیا گیا ہے۔

امن وامان ٹھیکے پر دے دیں

مسلم لیگ نے کہا ہے کہ گورنر اور وزیر داخلہ مستعفی ہو جائیں۔ اگر حکومت سے امن قائم نہیں ہوتا تو امن وامان ٹھیکے پر دے دیں۔ طاہر القادری نے کہا کہ فوج دہشت گردی نہیں روک سکتی تو بیرکوں میں واپس چلی جائے اور پاکستان ٹھیکے پر دے دیا جائے۔

حکومت مارشل لاء لگادے

مسلم لیگ کے راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ حکومت مارشل لاء لگا دے ایک دفعہ یہ مسئلہ تو ختم ہو جائے۔ ایڈووکیٹ جنرل سندھ نے کہا تھا کہ نواز شریف بری ہوگئے تو مارشل لاء لگ جائے گا۔ مشرف کا کہا قانون ہے تو مارشل لاء پھر اور کیا ہے؟ امریکہ نے نواز حکومت کے خاتمہ سے پہلے ہی ملٹری ٹیک اوور کے بارے میں کہہ دیا تھا۔

مسلم لیگ متحد ہے

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ شرارتی لوگوں کی موجودگی کے باوجود مسلم لیگ متحد ہے۔ سینئر رہنما شریروں کو سمجھا دیتے ہیں۔ پھوٹ ڈالنے والے ناکام ہو گئے۔

فوجی حکومت کے حربے

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوجی حکومت کے حربوں سے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوسکتے۔ من پسند افراد کو اہم عہدوں پر لگایا جا رہا ہے۔ موجودہ حکومت بھی سابقہ حکومت سے مختلف نہیں۔

دنیا کیلئے جمہوریت بحال نہیں کروں گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ دنیا کیلئے جمہوریت بحال نہیں کروں گا۔ فیصلہ عوام کے مفاد میں کیا جائے گا۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کیلئے عوام کی رائے معلوم کی جائے گی۔ اقوام متحدہ یا امریکہ ثالثی کر کے مسئلہ کشمیر حل کروائیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے ملاقات میں بحالی جمہوریت اور ایشیا کی صورت حال زیر بحث آئی۔ چیف ایگزیکٹو نے چین کے نائب وزیر اعظم اور الجزائر کے صدر سے بھی ملاقات کی۔ سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ بیرونی قرضوں سے ریلیف دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بحالی جمہوریت میں کوئی مسئلہ نہیں۔

نئی کاٹن پالیسی کا اعلان

حکومت نے نئی کاٹن پالیسی کا اعلان کر دیا ہے اس کے مطابق پھٹی کی قیمت 725 روپے من مقرر کر دی گئی ہے۔ سیزن کے آغاز پر ہی نجی شعبہ کو برآمد کی اجازت دے دی جائے گی۔ کاشتکاروں کو منافع میں شریک کیا جائے گا۔

اقبال فرید رہا

سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے سابق چیئرمین اقبال فرید کو بری کر کے رہا کر دیا گیا ہے۔ ان پر شریف خاندان کی طرف سے بعض برآمدات پر ری بیٹ دینے اور دیگر ایس آر اوز جاری کرنے کے الزامات تھے۔

امریکہ کیلئے چیلنج

بھارت میں امریکی سفیر نے کہا ہے کہ دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا اور پاکستان میں بحالی جمہوریت امریکہ کیلئے چیلنج ہے۔ بھارت کو سلامتی کونسل کی مستقل نشست دلانے کیلئے سنجیدہ کوشش کریں گے۔

چیف جسٹس کمیٹی

پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ حکومت چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کے فیصلوں پر عمل درآمد تیز کرے۔ انہوں نے بتایا کہ ہائی کورٹوں نے ایک ماہ کے دوران قریباً 13 ہزار مقدموں کے فیصلے کئے جبکہ ماتحت عدالتوں میں 21 ہزار سے زائد مقدمات نمٹائے گئے۔

نیب کی تجاویز

قومی احتساب بیورو نے حکومت کو تجویز بھجوائی ہے کہ 1947ء سے احتساب کیا جائے۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع گوجرانوالہ' نارووال کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔

(الف) الفضل کے خریداروں سے چندہ اور بقایا جات کی وصولی۔

(ب) توسیع اشاعت الفضل کے لئے نئے خریدار بنانا جملہ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینجر روزنامہ الفضل)

پری پریپ کلاس میں داخلہ جاری ہے
کڈز وزڈم ہاؤس
دارالبرکات ربوہ فون 04524-212745

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 213100

MEDICAL EQUIPMENT
ECG, CARDIAC MONITORS,
DEFIBS, ULTRASOUND &
PRINTERS, XRAY, CT SCAN
ALL HOSPITAL & LAB EQUIPMENTS
IMS
21 Bank Sqr. Mkt
Model Town Lahore
Tel: 042-5865976 &
Mob: 0303-7584801

6 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ۔ انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

61

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15
تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا